132787-اس کے ملک میں بغیر ولی کے نکاح کیا جاتا ہے کیا تجدید نکاح کرنا ضروری ہے

سوال

میرا سوال عقد نکاح میں عورت کے ولی کی موجودگی کے متعلق ہے، میں نے آپ کی ویب سائٹ پر ولی کے متعلق سب فتاوی جات کا مطالعہ کیا ہے، بلاشک وشبہ عورت کا ولی ہی وہ شخص ہے جو عقد نکاح میں ایجاب یعنی اپنی ولایت میں موجود لڑکی کا نکاح کرتا ہے، کیونکہ دین اسلام میں عورتوں کو اپنا نکاح خود کرنے کی اجازت نہیں، میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر عقد نکاح کے وقت عورت کا ولی نہ ہو تو کیا یہ نکاح شریعت اسلامیہ کے مطابق باطل ہوگا ؟

اب میں آپ کو اپنے ملک میں عقد نکاح کی کیفیت بتانا چاہتا ہوں ہمارے ہاں (یعنی از بکستان) اور میرے عقد نکاح کے وقت کیا حالت تھی وہ یہ کہ امام اور دلہا اور دلہن اور دو گواہ حاضر ہوتے ہیں، اور امام صاحب پہلے تو خطبہ پڑھتے ہیں وہ اس طرح کہ پہلے کچھ آیات کی تلاوت کرتے ہیں، اور پھر کچھ دعائیں پڑھتے ہیں، پھر عورت "مثلا جمیلۃ بنت حسین" سے دریافت کرتے ہیں، کیا تم "مثلا عبد اللہ بن عبد الرحمن" سے شادی کرنا قبول کرتی ہو، تو وہ عورت کہتی ہی جی ہاں میں قبول کرتی ہوں (یہ ملاحظہ رہے کہ وہ عورت یہ نہیں کہتی کہ اے عبد اللہ بن عبد الرحمن میں اپنی شادی تیرے ساتھ کرتی ہوں "
میری مراد یہ ہے کہ امام مسجد اس عورت سے دریافت کرتا ہے بالکل اسی طرح جیسے ولی اس سے موافقت طلب کرتا ہو، کیونکہ ولی کی غیر موجودگی میں یہ مناسب ہے، کیونکہ امام مسجد بھی اس کا ولی بن سکتا ہے.

پھر وہ ہونے والے خاوند سے دریافت کرتا ہے " اے عبد اللہ بن عبد الرحمن کیا تم جمیلہ بنت حسین کو اپنی بیوی قبول کرتے ہو ؟ " تو وہ کہتا ہے میں قبول کرتا ہوں.

جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ وہاں دو گواہ بھی موجود ہوتے ہیں، میرے عقد نکاح میں بھی یہی کچھ ہوا، ہمارے ہاں مشکل مصدر میں ہے : وہ اس طرح کہ ہمارے ہاں حنفی مسلک پر عمل کیا جاتا ہے، اور ہمارے ہاں جو کتابیں معروف اور پھیلی ہوئی ہیں وہ بھی فقہ حنفی کی ہیں.

مجھے بعد میں علم ہوا کہ جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہے کہ عورت کا ولی ہی عورت کا نکاح کریگا، میں نے اپنے عالم دین جو کہ ہم سے زیادہ اسلامی احکام کا علم رکھتا ہے سے دریافت کیا کہ عقد نکاح میں ولی حاضر نہ ہونے کی دلیل کیا ہے تو اس کا جواب تھا :

"اگر دین اسلام عورت کو حق ملکیت دیتا ہے مثلا جب عورت اپنے مالی معاملات خود طے کر سکتی ہے تو پھر اسے اپنے نفس کی ملکیت کا حق کیسے حاصل نہیں ہو سکتا اور وہ اپنا نکاح خود کیسے نہیں کر سکتی ؟ "

اس حالت میں ہم پر کیا کرنا واجب ہوگا، برائے مہربانی ہمیں بتائیں ہم کیا کریں، اور میری شادی کا انجام اور نتیجہ کیا ہے، کیا ہم پر دوبارہ نکاح کرنا واجب ہے ؟

میں اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گو ہوں جس نے اس دین کو اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مکمل کیا، اور اس دین کو ایسا بنا دیا کہ اس میں کوئی کمی و بیشی نہیں کی جا سکتی، آپ کو ایسا جواب دینے کی توفیق دے جو اللہ کو راضی کرنے کا باعث ہو.

پسندیدہ جواب

اول :

صحیح دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ عقد نکاح کے صحیح ہونے میں ولی کا ہونا شرط ہے جیسا کہ درج حدیث میں وارد ہے :

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور ایک حدیث میں اس طرح وارد ہے :

عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے .

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس عورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

جمہور فقہاء مالکیہ شافعی اور حنبلی سب کا مسلک یہی ہے .

اور احناف کے ہاں ولی کے بغیر نکاح صحیح ہے ، انہوں نے ضعیف دلائل سے استدلال کیا ہے جو جمہور کے دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے .

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

عورت کو اپنا اور کسی دوسری عورت کا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے ، اور وہ نکاح میں وکیل بھی بنا سکتی ہے ؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور تم انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے مت روکو"

تو یہاں اللہ تعالی نے نکاح کی اضافت عورتوں کی طرف کی ہے، اور انہیں اس سے منع کرنے سے روکا ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ خالصتا ان کا حق ہے، اور وہ عورتیں ہی اہل مباشرت ہیں تو یہ نکاح ان سے صحیح ہوا جس طرح کہ وہ اپنی لونڈی فروخت کر سکتی ہے، اور اس لیے بھی کہ جب وہ اپنی لونڈی کو فروخت کرنے کی مالک ہے، تو یہی تصرف اپنے اور اپنے سب فائدوں میں کر سکتی ہے، تو باقی فائدوں کی بجائے عقد نکاح میں اس کا بالاولی زیادہ فائدہ ہے" .

ابن قدامہ نے جمہور کے دلائل ذکر کرنے کے بعد احناف کی دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے :

"رہی آیت تو اس کے عضل کا معنی یہ ہے کہ اس کی شادی نہ کرنا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا نکاح ولی ہی کریگا، اس کی دلیل اس آیت کا شان نزول ہے :

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی تھی جب انہوں نے اپنی بہن کا نکاح کرنے سے انکار کر دیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور اس کی شادی کر دی، اس کی اضافت اس عورت کی طرف اس لیے کی کہ وہ اس کا محل ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی (6/7).

مزید آپ الموسوعۃ الکویتیۃ (248/41) کا بھی مطالعہ کریں.

اور ان کے قیاس کا یہ جواب دیا جائیگا کہ : یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے، اس لیے نص کے مقابلہ میں قیاس صحیح نہیں، اسے علماء کرام اعتبار کے لحاظ سے فاسد قیاس کا نام دیتے ہیں.

اہل علم کے ہاں مسلمہ اور مقررہ قواعد میں شامل ہے کہ : "نص کے ہوتے ہوئے اجتہاد نہیں ہوتا"

دوم :

اس مسئلہ کو اجتہادی مسئلہ دیکھتے ہوئے، اور یہ کہ اس مسئلہ میں آئمہ کا اختلاف ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاتا ہے : اگر آپ کے علاقے میں حنفی مسلک پر اعتماد کیا جاتا ہے جیسا کہ انڈیا اور پاکستان وغیرہ میں ولی کے بغیر نکاح کو صحیح قرار دیتے ہیں، اور اسی طرح نکاح کرتے ہیں، تو یہ نکاح صحیح ہے اور ان کے فسخ کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا.

لیکن یہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان بھی یہی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، لہذا آپ ولی اور گواہوں کی موجودگی میں گھر میں ہی تجدید نکاح کر لیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر حاکم نے اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکم لگایا یا پھر اس کا نکاح حاکم نے کیا تو اسے توڑنا جائز نہیں ہے" انتہی

اس بنا پر آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے عزیز و اقارب اور علاقے کے لوگوں کو بتائیں کہ نکاح میں ولی کا ہونا بہت اہمیت کا حامل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، اور عقد نکاح کے صحیح ہونے کے لیے یہی زیادہ بہتر ہے اور پھر اس طرح اختلاف سے بھی بچا جا سکتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر بھی عمل ہو جاتا ہے.

اگر آپ کے ہاں حاکم نے اس نکاح کو برقرار رکھا ہے تو دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں.

واللہ اعلم.